شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ


# میں سُدھرنا چاہتا ہوں

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1288

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# میں سُدھرنا چاھتا ھوں[1]

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے ان شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

## نفاق و نار سے نَجات

حضرتِ سَیِّدُنا امام سخاوِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقل فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرُودِ پاک بھیجے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرُودِ

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ) کراچی میں ہونے والے 27ویں رمضان المبارک (۱۴۲۳ھ) کے سنتوں بھرے اِجتماع میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضِرِ خدمت ہے۔ **مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

پاک بھیجے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نِفاق اوردوزخ کی آگ سے بَری ہے اور قِیامَت کے دن اُس کوشہیدوں کیساتھ رکھے گا۔'' (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۳۳ مؤسسة الريان بيروت)

ہے سب دعاؤں سے بڑھ کر دعا دُرُود و سلام
کہ دَفع کرتا ہے ہر اِک بلا دُرُود و سلام

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

# جنّت چاہئے یا دوزخ؟

امام ابونُعَیم احمد بن عبداللہ اَصفہانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی (مُتَوَفّٰی 430ھجری) ''حِلْيَةُ الْاَولیاء'' میں نقل کرتے ہیں: **حضرتِ** سیِّدُنا اِبراھیم **تَیمِی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: **ایک** مرتبہ میں نے یہ تَصَوُّر باندھا کہ میں **جہنَّم** میں ہوں اور آگ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ،تُھوہَر (یعنی زہریلا کانٹے دار دَرَخت) کھا رہا ہوں اور دَوزَخیوں کا پِیپ پی رہا ہوں۔ اِن تَصَوُّرات کے بعد میں نے اپنےنَفس سے اِستِفسار کیا: بتا، تجھے کیا چاہیے؟ (جہنَّم کا عذاب یا اس سے نجات؟) نفس بولا: (نجات

چاہئے اِسی لئے )'' میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں واپَس چلا جاؤں اور ایسے عمل کروں جس کی وجہ سے مجھے اِس دوزخ سے نَجات مل جائے۔'' اِس کے بعد میں نے یہ خیال جمایا کہ میں **جنَّت** میں ہوں، وہاں کے پھل کھا رہا ہوں، اسکی نہروں سے مَشْروب پی رہا ہوں اور حوروں سے ملاقات کر رہا ہوں۔ اِن تَصَوُّرات کے بعد میں نے اپنے نَفس سے پوچھا: تجھے کس چیز کی خواہِش ہے؟ (جنَّت کی یا دوزخ کی؟) نَفس نے کہا: (جنَّت کی اِسی لئے) میں چاہتا ہوں کہ'' دنیا میں جا کر نیک عمل کر کے آؤں تا کہ **جنَّت** کی خوب نعمتیں پاؤں'' تب میں نے اپنے نَفس سے کہا: فی الحال تجھے مُہلَت (مُہ۔لَت) ملی ہوئی ہے۔ (یعنی اے نفس! اب تجھے خود ہی راہ مُتَعَیَّن کرنی ہے کہ سُدھر کر جنّت میں جانا ہے یا بگڑ کر دوزخ میں! اب تو اسی حساب سے عمل کر)

(حِلْیَةُ الْاَوْلِیَاء، ج۴، ص۲۳۵ رقم ۵۳۶۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنا لے
کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی! زندگی کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# آخِرت کی تیاری

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ذرا سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ ہمارے بزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین کس طرح اپنے **نفس** کو **سُدھارنے** کیلئے اُس کا **مُحاسَبہ** کرکے، اُسے قابو کرنے کی کوشش فرماتے نیز کوتاہیوں پراس کی سرزَنِش (یعنی اِس کوڈانٹ ڈپٹ) کرتے بلکہ بعض اوقات اس کے لئے سزائیں بھی مُقَرَّر فرماتے، ہروقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے خائِف رہ کرخود کوزیادہ سے زیادہ **سُدھارتے ہوئے** آخِرت کی تیّاری کے لئے کوشاں رہتے۔ بے شک ایسوں ہی کی کوشش ٹھکانے بھی لگتی ہے۔قراٰنِ مجید فرقانِ حمید پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل ،آیت نمبر 19 میں اللّٰہُ ربُّ العباد عَزَّوَجَل ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا (۱۹)

میرے آقائے نعمت، اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت، عظیمُ

البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجَدّدِ دین و ملّت، پیرِ طریقت، عالِمِ شَرِیعَت، حامِیٔ سُنّت، ماحِیٔ بدعت، باعِثِ خیر و بَرَکت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن اپنے شُہرۂ آفاق تَرجَمۂ قرآن کنزُالایمان میں اِس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں: اور جو آخرت چاہے اور اُس کی سی کوشِش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشِش ٹھکانے لگی۔

## روشن مستقبِل

**آج** ہماری حالت یہ ہے کہ اپنی ''دُنیوی کل'' (یعنی مُستَقبِل) کی سُدھار کے لئے تو بَہُت غور و فکر کرتے، اُس کے لئے طرح طرح کی آسائشیں جَمع کرنے کی ہر دم سَعی کرتے، خوب بینک بیلنس بڑھاتے، کاروبار چمکاتے اور آئندہ کی دُنیوی راحتوں کے حُصول کی خاطِر نہ جانے کیا کیا منصوبے بناتے ہیں کہ کسی طرح ہماری یہ ''دُنیوی کل'' بہتر ہو جائے، ہمارا دُنیوی مستقبِل سَنوَر جائے، لیکن افسوس!

ہم اپنی ''اُخرَوی کل'' (یعنی آخِرت) کو**سُدھارنے** کی فِکر سے یکسر غافِل اور اس کی تیّاری کے مُعامَلے میں بِالکل کاہِل ہیں۔ حالانکہ صِرف اِس دُنیوی کل کے **سُدھرنے** کا اِنتِظار کرنے والے نہ جانے کتنے نادان انسانوں کی آہِ حسرت موت کی ہچکیوں سے ہم آغوش ہوجاتی ہے اور وہ روشن مُستقبل پاکر خوشیاں منانے کے بجائے **اندھیری قبر** میں اُتر کر قَعرِ افسوس میں جا پڑتے ہیں۔ فَقَط دُنیوی زندگی سدھارنے کے تفکُّرات میں مُستَغرَق (مُس۔تَغ۔رَق) ہوکر اسی کے لئے مصروفِ تگ ودَو رہنا، اپنی آخِرت کی بھلائی کے لئے فکروعمل سے غفلت برتنا، سابِقہ اَعمال پر اپنا اِحتِساب کرتے ہوئے آئندہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا عَزْم نہ کرنا سَراسَر نقصان وخُسران ہے اور سمجھدار وُہی ہے جس نے حسابِ آخِرت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خود کو سُدھارنے کیلئے اپنے نفس کا سختی سے **مُحاسَبَہ** کیا، گناہوں پر افسوس اور اِن کے بُرے اَنجام کا خوف محسوس کیا۔ جیسا کہ ہمارے اَسلاف کا طرزِ عمل رہا۔ چُنانچِہ

# انوکھا حساب

**حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام **محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقل فرماتے ہیں کہ **حضرتِ سَیِّدُنا اِبنُ الصِّمَّہ** علیہ رحمۃ اللہ نے ایک بار اپنا محاسَبہ کرتے ہوئے اپنی عمر شُمار کی تو وہ (تقریباً) **ساٹھ برس** بنی۔ ان ساٹھ برسوں کو بارہ سے ضَرب دینے پر **سات سو بیس** مہینے بنے۔ سات سو بیس کو مزید تیس سے مَضرُوب (یعنی ملٹی پلائی) کیا تو حاصِلِ ضَرب **اِکیس ہزار چھ سو** آیا۔ جو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مبارَک عمر کے ایّام تھے۔ پھر اپنے آپ سے مُخاطِب ہو کر فرمانے لگے: اگر مجھ سے روزانہ ایک گناہ بھی سرزد ہوا ہو تو اب تک اکیس ہزار چھ سو گناہ ہو چکے! جبکہ اِس مدّت میں ایسے ایّام بھی شامل ہوں گے جن میں یومیہ ایک ہزار تک بھی گناہ ہوئے ہوں گے۔ یہ کہنا تھا کہ **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ سے لرزنے لگے! پھر یکایک **ایک چیخ** ان کے منہ سے نکل کر فضا کی پہنائیوں میں گم ہوگئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ زمین پر تشریف لے آئے۔ دیکھا گیا تو طائرِ رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز

کر چکا تھا۔ (کیمیائے سعادت ج۲ ص ۸۹۱، تہران)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اِحساسِ نَدامت ہے نہ خوفِ عاقِبَت

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے کہ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین کا اندازِ ''**فکرِ مدینہ**[1]'' کس قَدَر اعلیٰ تھا اور وہ کس طرح نفس کو سُدھارنے کیلئے اس کا **مُحاسَبہ** فرماتے اور ہر دم نیکیوں میں مصروف رہنے کے باوُجُود خود کو گنہگار تصوُّر کرتے اور ہمیشہ **اللہ** تعالیٰ سے ڈرتے رہتے یہاں تک کہ فَرطِ خوف سے بعضوں کی روحیں پرواز کر جاتیں۔ مگر افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ شب و روز گناہوں کے سَمندر میں غَرق رہنے کے باوُجود **اِحساسِ نَدامت** ہے نہ **خوفِ عاقِبَت**۔ ہمارے اَسلاف رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی شب بیداریاں کرتے، کثرت سے روزے رکھتے، کثیر اَعمالِ خیر بجالاتے مگر پھر بھی خود کو کمترین خیال



[1] دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اپنے محاسبے کو ''فکرِ مدینہ'' کہتے ہیں۔

کرتے ہوئے **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ سے گِریہ کُناں رہتے۔

راتیں زاری کر کر روندے، نیند اَکھیں دی دھوندے
فجریں اَو گنہار کہاندے، سب تھیں نِیویں ہَوندے

(یعنی وہ ایسے نیک بندے ہیں جن کی راتیں گریہ وزاری کرتے گزرتی ہیں جس کے سبب ان کی نیندیں اُڑ جاتی ہیں اس کے باوُجود جب صبح ہوتی ہے تو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر گناہ گار تصوُّر کرتے ہیں)

اِن کی شان تو یہ ہے کہ وہ مُستَحَبّات کے تَرک کو بھی اپنے لئے سَیِّئات (یعنی برائیوں) میں سے جانتے نَفلی عِبادات میں کمی کو بھی جُرم تصوُّر کرتے اور بچپن کی خطا کو بھی گناہ شمار کرتے حالانکہ نابالِغی کے گناہ محسُوب (شمار) نہیں کئے جاتے۔ چُنانچِہ

## بچپن کی خطا یاد آگئی !

**ایک** مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عُتبَہ غُلام علیہ رَحمۃُ اللہِ السّلام ایک مکان کے پاس سے گزرے تو کانپنے لگے اور پسینہ آگیا! لوگوں کے اِستِفسار پر فرمایا: یہ وہ جگہ ہے جہاں میں نے چھوٹی عمر میں **گناہ** کیا تھا! (تَنبیہُ المُغتَرّین ص۵۷)

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

دارالبشائر بیروت) **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ھو اور ان کے صَدقے ھماری مغفِرت ھو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## بچپن کے گناہ کو یاد رکھنے کا نرالہ انداز

**منقول** ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے **بچپن** میں ایک گناہ سرزد ہوگیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جب بھی کوئی نیا لباس سلواتے تو اس کے گریبان پر وہ گناہ درج کردیتے اور اکثر اس کو دیکھ کر اس قدر گریہ وزاری کرتے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر غشی طاری ہوجاتی۔ (تذکرۃ الاولیاء ج۱، ص۳۹) **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ھو اور ان کے صَدقے ھماری مغفِرت ھو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## ناقِص نیکیوں پر اِترانا

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے؟ ہمارے بُزُرگانِ دین

رَحِمَھُمُ اللہ المبین اپنی کم سِنی کے **گُناہ** بھی یاد رکھتے اور اس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے کس قدَر خَوف محسوس کرتے اور ایک ہم بدنصیبوں کی حالت ہے کہ بالغ ہونے کے باوُجُود قَصداً (یعنی جان بوجھ کر) کیے ہوئے **گُناہ** بھی بھول جاتے اور نَقائِص سے بھرپور نیکیوں کو یاد رکھ کر ان پر اِتراتے رہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# نیکی کر کے بھول جاؤ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** عَقلمند وُہی ہے جو نیکیوں کے حُصول کی سَعادت پا کر انہیں بھول جائے اور گناہ صادِر ہو جائیں تو انہیں یاد رکھے اور **خود کو سدھارنے** کیلئے ان پر سختی سے اپنا مُحاسَبہ کرتا رہے۔ بلکہ نیک اَعمال میں کمی پر بھی خود کو سرزَنِش (یعنی ڈانٹ ڈپٹ) کرے اور ہر لمحہ خود کو **اللہ** واحِدِ قَہّار عَزَّوَجَلَّ کے قَہر وغَضَب سے ڈراتا رہے۔ یِہی ہمارے بزرُگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین کا معمول رہا ہے۔ چُنانچِہ

## آج ''کیا کیا ''کیا؟

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ ناعُمَرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ اپنا اِحتِساب فرمایا کرتے، اور جب رات آتی تو اپنے پاؤں پر دُرَّہ مار کر فرماتے: بتا، آج تو نے ''کیا کیا'' کِیا ہے؟ (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۱۴۱ دار صادر بیروت) **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عاجِزی

حضرتِ سیِّدُ ناعُمَرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرۂ مُبشَّرہ یعنی جن دس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جنّت کی بشارت سنائی اُن میں شامل اور سیِّدُ ناصِدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے افضل ہونے کے باوُجود بہُت اِنکساری فرمایا کرتے تھے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے حضرتِ سیِّدُ ناعمر

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک باغ کی دیوار کے قریب دیکھا کہ وہ اپنے نَفْس سے فرمارہے تھے: ''**واہ! لوگ تجھے امیرُ المؤمنین کہتے ہیں** (پھر بطورِ عاجزی فرمانے لگے) اور تو (تو وہ ہے کہ) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا! (یاد رکھ!) اگر تُو نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف نہیں رکھا تو اس کے عذاب میں گرِفتار ہو جائے گا۔'' (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۸۹۲ تہران) **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرتِ سَیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اِس طرح اپنے نَفس کو مَلامَت کرنا، اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف دلا کر اس کا **مُحاسَبہ** کرنا ہماری تعلیم کے لئے بھی تھا۔ چُنانچِہ

## قیامت سے پہلے حساب

**ایک** موقع پر سَیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''**اے لوگو!** اپنے اَعمال کا اس سے پہلے **مُحاسَبہ** کر لو کہ قِیامت آجائے اور ان کا حِساب لیا

جائے۔" (اِحیاءُ الْعُلُوم ج۵ ص۱۲۸) **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# مُحاسَبَہ کسے کہتے ہیں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اپنے سابِقہ اَعمال کاحِساب کرنا **مُحاسَبَہ** کہلاتا ہے۔کاش! روزانہ رات "**فکرِ مدینہ**[1]" کرتے ہوئے ہمیں اپنے نَفْس کے ساتھ تمام دن کا حساب کرنے کی سعادت مل جایا کرے اور یوں ہمیں سرمایۂ اَعمال میں نَفْع ونقصان کی معلومات ہوتی رہے۔جس طرح شریکِ تجارت سے حساب لینے میں بھرپور کوشش کی جاتی ہے اسی طرح نَفس کے ساتھ بھی حِساب کِتاب میں بہت زیادہ اِحتِیاط ضَروری ہے کیوں کہ نَفس بَہُت چالاک اور حِیلہ ساز ہے یہ

مــــــــــــــــدینــــه

[1] خود کو سُدھارنے کے بہترین نُسخے "**مَدَنی انعامات**" میں سے ایک مَدَنی انعام "**فِکرِ مدینہ**" بھی ہے۔یعنی روزانہ رات کو اپنے اعمال کا محاسَبہ کرے اور اِس دَوران مَدَنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرے۔

ہمیں اپنی سرکشی بھی اِطاعت کے لِباس میں پیش کرتا ہے تاکہ بُرائی میں بھی ہمیں نَفع نظر آئے حالانکہ اس میں سراسر نقصان ہے۔ صِرْف یہی نہیں بلکہ صحیح معنوں میں سُدھرنے کیلئے تمام جائز اُمُور میں بھی نَفس سے حِساب طَلَب کرنا چاہیئے۔ اگر اِس میں ہمیں نَفس کا قُصور نظر آئے تو اُس سے سختی کے ساتھ کمی پوری کروانی چاہیئے۔ جیسا کہ ہمارے اَسلاف رَحِمَھُمُ اللہ تعالیٰ کا عمل رہا۔ چُنانچِہ

## چَراغ پر انگوٹھا

**بَہُت** بڑے عالم اور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سَیِّدُنا **اَحنَفْ بِن قَیس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وَقت **چَراغ** ہاتھ میں اُٹھا لیتے اور اِس کی لَو پر انگوٹھا رکھ کر اس طرح فرماتے: **اے نَفس!** تُو نے فُلاں کام کیوں کیا؟ اور فُلاں چیز کیوں کھائی؟ (کیمیائے سعادت ج۲ ص ۸۹۳ تہران) **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یعنی اپنا **مُحاسَبہ** کرتے کہ اگر میرے نَفس نے غَلَطی کی ہو تو اُس کو تَنبِیہ ہو کہ یہ چَراغ کی لَو جو کہ بَہُت ہی ہلکی آگ ہے پھر بھی جب نا قابِلِ برداشت ہے تو بھلا جہنَّم کی بھیانک آگ سَہنا کیونکر ممکِن ہو گا! **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اس طرح کی ایک اور **حِکایت** نَقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

## کبھی اُوپر نہ دیکھوں گا

**حضرتِ** سیِّدُنا مَجمَع نامی ایک بُزُرگ رَحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ اوپر کی طرف دیکھا تو ایک چھت پر موجود کسی عورت پر نظر پڑ گئی۔ فوراً نِگاہ جُھکا لی اور اِس قدَر پَشیمان ہوئے کہ عہد کر لیا "آئندہ کبھی بھی اُوپر نہ دیکھوں گا۔" (احیاء العلوم ج۵ ص ۱۴۱ دار صادر بیروت) **اللہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم

آنکھ اُٹھتی تو میں جُھنجُلا کے پلک سی لیتا
دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا (ذوقِ نعت)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ ہمارے اَسلاف کی کیسی **مَدَنی سوچ** ہوا کرتی تھی کہ غَلَطی سے نظر نامَحرم پر جا پڑی اور اچانک پڑ جانے والی نظر مُعاف ہونے کے باوُجُود بھی انہوں نے کبھی اوپر نہ دیکھنے کا عَہْد کرلیا یعنی مُستقِل آنکھوں کا "**قُفلِ مدینہ**" لگالیا۔[1]

آقا کی حیا سے جھکی رہتی تھی نگاہیں
آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قُفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اگر جنّت سے روک دیا گیا تو!

**حضرتِ** سَیِّدُ نا ابراہیم بن اَدھَم علیہ رَحمَۃُ اللہ الاکرم **ایک** مرتبہ غُسل

---

[1] دَعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بولی جانے والی اِصطِلاح "**قُفلِ مدینہ**" کی تفصیلی معلومات کیلئے امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالِیہ کا تحریری بیان "**قُفلِ مدینہ**" کا مُطالعہ فرمائیے۔

فرمانے کیلئے کسی حَمّام پر گئے۔ **حَمّامی** نے آپ کو روک کر دِرھَم (یعنی روپے) طلب کر لئے۔ اور کہہ دیا کہ اگر دِرھَم ادا نہ کریں گے تو داخِل نہ ہونے دوں گا۔ اس کے یہ کہنے پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رونا شروع کر دیا۔ حمّامی نے پریشان ہو کر عَرض کی: اگر آپ کے پاس دِرھَم نہیں ہیں تو کوئی بات نہیں، آپ ویسے ہی غُسل فرما لیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں اِس وجہ سے نہیں رویا کہ آپ نے مجھے روک دیا ہے بلکہ مجھے تو اِس بات نے رُلا دیا کہ دِرھَم نہ ہونے کی وجہ سے آج مجھے ایسے حمّام میں جانے سے روک دیا گیا ہے جس میں نیکو کار و گنہگار سبھی نہاتے ہیں۔ آہ! اگر نیکیاں نہ ہونے کی بِنا پر کل مجھے اُس جنّت سے روک لیا گیا جو صِرف نیکوں کا مقام ہے، تو میرا کیا بنے گا! **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہ اُن نُفُوسِ قُدْسِیَّہ کے واقِعات ہیں جو

پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے پرہیزگار بندے ہیں، جن کے سروں پر **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت تَبَارَکَ وَ تَعالٰی نے وِلایت کے تاج سجائے ہیں۔ مُلاحظہ فرمائیے کہ وہ **اَولیاءِ کرام** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام **بَاایں ہَمَہ شَرَف ومَرتَبَت** (یعنی ولایت جیسا عظیم مرتبہ حاصِل ہونے کے باوُجُود) کس طرح نفس کو سُدھارنے کیلئے اُس کا **مُحاسَبَہ** فرماتے اور خود کو عاجز وگنہگار تصوُّر کرتے۔ کاش! ہم بھی **سُدھرنے کا جذبہ** رکھتے ہوئے اپنا **مُحاسَبَہ** کرپاتے اور جیتے جی اپنے اَعمال کا جائزہ لینے میں کامیاب ہوجاتے۔ گُزشتہ **حِکایت** سے معلوم ہوا کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دُنیوی مصیبت کو یادِ آخِرت کا ذَرِیعہ بناتے تھے۔ اس ضِمن میں ایک اور **حِکایت** سماعت فرمائیے۔ چُنانچِہ

## ہتھ کڑیاں اور بیڑیاں

**مفسّرِ قرآن**، صاحِبِ خَزائنُ الْعِرفان فی تفسیرِ القُراٰن، خلیفۂ اعلیٰحضرت حضرتِ صدرُالاَفاضِل علّامہ مولیٰنا سیِد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رَحمۃُ الھادی اپنی مشہور کتاب ''سوانحِ کربلا'' کے صَفحہ نمبر 60 پر فرماتے ہیں:

**فرمانِ مصطفٰے** :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

حَجّاج بن یوسُف کے دَور میں دوسری بار **حضرتِ سیِّدُنا امام زینُ العابِدین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قید کیا گیا اور لوہے کی بھاری زنجیروں میں آپ کا تنِ نازنین جکڑ لیا گیا اور پہرہ دار مُتَعَیَّن کر دیئے گئے۔ مشہور مُحَدِّث حضرت **سیِّدُنا امام زُہری** رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضِر ہوئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالتِ زار دیکھ کر رو پڑے اور اپنے جذباتِ قلبی کا اظہار کرتے ہوئے عرض گزار ہوئے: آہ! یہ کیفیت مجھ سے دیکھی نہیں جارہی اے کاش! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدلے یہاں میں اِس طرح قید ہوتا! یہ سُن کر جنابِ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''آپ سمجھتے ہیں اس قید و بند کی وجہ سے میں اِضطِراب میں ہوں، حقیقت یہ ہے کہ اگر میں چاہوں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے ابھی آزاد ہو جاؤں مگر اس سزا پر صَبْــــــر میں اَجْر ہے۔ اِن بیڑیوں اور زنجیروں کی بندِشوں میں جہنَّم کی خوفناک آتشیں زنجیروں، آگ کی بَیڑیوں اور عذابِ الٰہی کی یاد ہے۔'' یہ فرما کر بیڑیوں میں سے پاؤں اور ہتھکڑیوں میں سے ہاتھ نکال دیئے! **اللہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت**

ھو اور ان کے صَدقے ھماری مغفِرت ھو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## سانس کی مالا

حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''جلدی کرو ! جلدی کرو! تمہاری زندگی کیا ہے؟ یہ سانس ہی تو ہیں کہ اگر یہ رُک جائیں تو تمہارے اُن اَعمال کا سلسلہ مُنقَطِع ہو جائے جن سے تم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصِل کرتے ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَحم فرمائے اُس شَخص پر جس نے اپنے اَعمال کا جائزہ لیا اور اپنے گناہوں پر کچھ آنسو بہائے۔''

(اتحاف السادۃ المتقین ج۱۴ ص ۱۷دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# بے عمل بے وقوف ہوتا ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** غور کیجئے کہ ہم تو سَر تا پا گناہوں میں ڈوبے ہیں، آخِر کونسا گناہ ایسا ہے جو ہم نہیں کرتے؟ نیکیاں ہم سے نہیں ہو پاتیں اور اگر ہو بھی جائیں تو **اِخلاص** کا دور دور تک کوئی پتا نہیں ہوتا، لوگوں کو اپنے نیک اَعمال سنا کر رِیا کاری کی تباہ کاری کا شکار ہو جاتے ہیں، ہمارا نامۂ اعمال نیکیوں سے خالی اور گناہوں سے پُر ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن افسوس! ہمیں اس کے بُرے نتائج اور **خود کو سُدھارنے** کا کوئی اِحساس نہیں، اور اِس پر طُرّہ یہ کہ ہم خود کو بَہُت **عَقلمَند** گمان کرتے ہیں حتّٰی کہ اگر کوئی ہمیں بےوُقُوف یا کم عَقْل کہہ دے تو اُس کے دشمن ہی ہو جائیں۔ لیکن اب آپ ہی بتایئے کہ اگر کسی مَفرُور مجرِم کی پھانسی کا حُکم نامہ جاری ہو چکا ہو، پولیس اُس کو تلاش کر رہی ہو اور وہ گرِفتاری سے بےخوف، راہِ تحفّظ و اِحتیاط ترک کر کے آزادانہ گھوم رہا ہو تو کیا اُس کو **عَقلمَند** کہیں گے؟ ہر گز نہیں! ایسے آدَمی کو لوگ بےوُقُوف ہی کہیں گے۔

# جھنم کے دروازے پر نام

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جسے بتا دیا گیا ہو کہ ''جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنّم کے دروازے پر اُس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔'' (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء ج۷ ص ۲۹۹ رقم ۱۰۵۹۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اور یہ بھی خَبَر دے دی گئی ہو کہ ''**جو ماہِ رَمَضان کا ایک روزہ** بھی بِلا عُذرِ شَرعی و مرض قَضاء کر دیتا ہے تو زمانے بھر کے روزے اُسکی قَضا نہیں ہو سکتے اگرچِہ بعد میں رکھ بھی لے'' ۔[1] (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ۲ ص ۱۷۵ حدیث ۷۲۳ دارالفکر بیروت) اور یہ بھی خَبَر دے دی گئی ہو کہ جو شَخص **حج** کے زادِراہ (اَخراجات) اورسُواری پر قادِر ہوا جو اسے **بیتُ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **تک پہنچا** دے، اسکے باوُجود **حج** نہ کرے وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ۲ ص ۲۱۹ حدیث ۸۱۲) اگر تم نے **وعدہ خلافی** کی تو یاد رکھو، جو وعدہ

مـــــــــدینــــه

[1] یعنی بلاوجہ رمضان میں ایک روزہ بھی نہ رکھنے والا اس کے عوض عمر بھر روزہ رکھے، تو وہ درجہ اور ثواب نہ پائیگا جو رمضان میں رکھنے سے پاتا اگرچہ شرعاً ایک روزے سے اس کی قضاء ہو جائے گی ادائے فرض اور ہے درجہ پانا کچھ اور۔ (مراٰۃ ج ۳ ص ۱۶۷)

خلافی کرتا ہے اس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ، فِرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے اور اس کے نہ فرض قَبول کیے جائیں گے نہ نفل (صحیح البخاری ج ۱ ص ۶۱۶ حدیث ۱۸۷۰ دار الکتب العلمیة بیروت) اگر تم نے **بدنگاہی** کی ، کسی نامَحرم عورت کو دیکھا یا اَمرد کو بنظرِ شَہوت دیکھا یا۔ T.V، V.C.R، انٹرنیٹ اور سینما گھر وغیرہ پر فلمیں، ڈِرامے اور بے حیائی سے پُر مناظِر دیکھے تو یاد رکھو! منقول ہے: جس نے اپنی آنکھ حرام سے پُر کی **اللہ** تعالیٰ بروزِ قِیامت اُس کی آنکھ میں آگ بھر دیگا۔ اور جسے یہ سمجھا دیا گیا ہو کہ عنقریب تمہیں مرنا پڑے گا کیونکہ ہر جان کو **موت** سے ہمکنار ہونا ہے جب وَقت پورا ہو جائے گا تو پھر موت ایک پَل آگے ہوگی نہ پیچھے۔ اور یہ بھی اِطّلاع دے دی گئی ہو کہ مرنے کے بعد اُس قَبر میں جانا ہے جو مجرِموں پر تاریک اور وَحشتناک ہوتی ہے، ان کیلئے **کیڑے مکوڑے اور سانپ** بچّھو بھی ہوتے ہیں اور اس میں ہزاروں سال رہنا ہوگا۔ **آہ!** قَبر ہر ایک کو دبائے گی ، نیکوں کو ایسے دبائے گی جیسے ماں بچھڑے ہوئے لال کو شفقت کے ساتھ سینے سے چِمٹا لیتی ہے اور جن سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوتا ہے اُن کو ایسے بھینچے گی کہ **پسلیاں ٹوٹ**

**پھوٹ کر** ایک دوسرے میں اس طرح پَیوَست ہوجائیں گی جس طرح دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں ایک دوسرے میں مل جاتی ہیں۔اسی پر اِکتِفاء نہیں بلکہ اس بات سے بھی مُتَنَبِّہ یعنی خبردار کردیا گیا ہو کہ **قِیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا**، اور سورج ایک میل پر رَہ کر آگ برسا رہا ہوگا، حساب کتاب کا سلسلہ ہوگا، نیکوں کے لئے **جنّت** کی راحتیں اور مجرِموں کیلئے **جہنَّم** کی آفتیں ہونگی۔

# نادانی کی انتہا

**اتنا** کچھ معلوم ہونے کے باوُجود اگر کوئی شَخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے کَمَاحَقُّہٗ نہ ڈرے۔موت کی سختیوں، قَبْر کی وَحشتنا کیوں، **قِیامت** کی ہَولنا کیوں اور **جہنَّم** کی سزاؤں کا صحیح معنوں میں خوف نہ رکھے، غفلت کی نیند سوتا رہے، **نَمازیں** نہ پڑھے، رَمَضانُ المبارَك کے روزے نہ رکھے، فرض ہونے کی صورت میں بھی اپنے مال کی **زکوٰۃ** نہ نکالے، فرض ہونے کے باوُجود **حج** ادا نہ کرے، **وعدہ خِلافی**

اُس کا وَتِیرہ (وَ۔تی۔رَہ) رہے، جھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی وغیرہ ترک نہ کرے، **فلموں ڈِراموں** کا شائق رہے، **گانے** سننا اس کا بہترین مَشغلہ رہے، **والِدَین کی نافرمانی** کرے، گالیاں بکنے اور طرح طرح کی بے حیائی کی باتوں میں مگن رہے اَلغَرَض خُود کو بالکل بھی نہ **سُدھارے** مگر پھر بھی اپنے آپ کو عَقلمَند سمجھتا رہے تو ایسے شَخص سے بڑھ کر **بےوُقُوف** اور کون ہوگا؟ اور بے وُقُوفی کی اِنتِہا یہ ہے کہ جب **سُدھارنے** کی خاطِر سمجھایا جائے تو لاپرواہی سے یہ کہہ دے کہ بس جی کوئی بات نہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تو رحیم وکریم ہے مہربانی کرے گا، وہ کرم فرمادے گا۔

## مغفِرت کی تمنّا کب حماقت ھے؟

**حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحیاءُ الْعُلوم میں فرماتے ہیں: ایمان کے بیج کو عبادت کا پانی نہ دیا جائے یا دل کو بُرے اَخلاق سے مُلَوَّث چھوڑ دیا جائے اور دُنیوی لذّت میں منہمک (مُن۔ہَ۔مِک) ہو

جائے پھر مغفِرت کا انتظار کرے تو اس کا انتِظار ایک بے وُقُوف اور دھوکے میں مُبتَلا شخص کا انتِظار ہے۔ (اِحیاءُ عُلُومِ الدِّین ج ۴ ص ۱۷۵ ،دار صادر بیروت) نبیِّ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عاجز (یعنی بے وقوف) شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہِشات کے پیچھے چلاتا ہے اور (اس کے باوُجُود) اللہ تعالیٰ سے آرزو رکھے۔

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ۴ ص ۲۰۷۔۲۰۸ حدیث ۲۴۶۷ دار الفکر بیروت)

## جو بو کر گندم کاٹنے کی امّید حماقت

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس فرمان عالی میں عاجز سے مراد بے وقوف ہے۔ کَیِّس (یعنی عقلمند) کا مقابِل، نفسِ اَمّارہ سے دبا ہوا یعنی وہ بے وقوف ہے جو کام کرے دوزخ کے اور اُمّید کرے جنت کی، کہا کرے کہ اللہ غفورٌ رَّحیم ہے۔ باجرہ بوئے اور اُمّید کرے گیہوں کاٹنے کی! کہا کرے کہ اللہ غفورٌ رَّحیم ہے۔ کاٹتے وقت اسے گندم بنا دے گا اس کا نام اُمّید نہیں۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ (پ۳۰الانفطار ۶ )(ترجمۂ کنزا لایمان : تجھے کسی چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے )اورفرماتا ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ (پ۲ البقرة ۲۱۸ ) (ترجمۂ کنزا لایمان : وہ جو ایمان لائے اور وہ جنھوں نے **اللہ** (عزوجل) کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے اور **اللہ** (عزوجل) کی راہ میں لڑے وہ رحمتِ الٰہی کے اُمیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے) **جَو بو کر گندم** کاٹنے کی آس لگانا شیطانی دھوکہ اور نفسانی وسوسہ ہے۔ خواجہ حسن بصری (علیہ رحمة اللّٰہِ القوی) فرماتے ہیں کہ: **بعض لوگوں کو جھوٹی امید نے سیدھے راہ نیک** اعمال سے ہٹا دیا ہے جیسے جھوٹی بات گناہ ہے ایسے ہی جھوٹی آس بھی گناہ ہے۔

(مراۃ المناجیح ج۷ص ۱۰۲ ،۱۰۳، اشعہ ج۴ص ۲۵۱ ،مرقات ج ۹ ص ۱۴۲ )

## جھنَّم کا بیج بو کر جنّت کی کھیتی کا انتظار!

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحیاءُ

**الْعُلوم** میں نَقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن مُعاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک سب سے بڑا دھوکہ یہ کہ مُعافی کی اُمّید پر نَدامت کے بِغیر آدمی گناہوں میں بڑھتا چلا جائے، اِطاعت کے بِغیر **اللہ** تعالیٰ کے قُرب کی تَوَقُّع رکھے، جہنَّم کا بیج ڈال کر جنّت کی کھیتی کا منتظر ہے، گناہوں کے ساتھ عبادت گزار لوگوں کے گھر (جنّت) کا طالب ہو، عملِ خیر کے بِغیر جزائے خیر کا اِنتظار کرے اور ظلم و زیادَتی کے باوُجود **اللہ** تعالیٰ سے نَجات کی تمنّا کرے۔ تَرۡجُو النَّجَاۃَ وَ لَمۡ تَسۡلُکۡ مَسَالِکَھَا اِنَّ السَّفِیۡنَۃَ لَا تَجۡرِیۡ عَلَی الۡیَبَسِ ۔ تم نَجات کی اُمّید رکھتے ہو لیکن اس کے راستوں پر نہیں چلتے یقیناً کشتی خشکی پر نہیں چلتی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۷۶)

# مصیبت باعِثِ عبرت ہے

**یاد رکھئے! اللہ** تعالیٰ بے نیاز ہے۔ اس کی بے نیازی کو سمجھنے کی اس طرح کوشش کیجئے کہ کیا دنیا میں آپکو کوئی تکلیف نہیں آتی؟ بخار نہیں آتا؟ پریشانی لاحق نہیں ہوتی؟ تنگ دستی، قرض داری، بے رُوزگاری کے مَناظِر کیا آپ نے کبھی نہیں دیکھے؟

حادِثات سے واسِطہ نہیں پڑا؟ ہاتھوں، پَیروں یا آنکھوں وغیرہ سے مَعذُور نہیں دیکھے؟ کیا دنیا میں تکلیفوں کے نَظّارات آپکو جہنَّم کے عذابات یاد نہیں دلاتے؟ یقیناً دنیا کی تکالیف میں اہلِ نظر کیلئے قبر وآخِرت اور جہنَّم کے عذابوں کی یاد ہے۔ چُنانچِہ یاد رکھیئے! وہ ربِّ بے نیاز عزوجل جو دنیا کے اندر بندوں کو بیماریوں، تکلیفوں اور مصیبتوں میں مُبتَلاء کرسکتا ہے وہ جہنَّم کا عذاب بھی دے سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اللّٰه عزوجل روزی دینے والا ھے پھر بھی ....

اس بات پر ذرا غور فرمایئے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ روزی دینے والا ہے اور بِغیر وَسیلے کے بھی روزی دینے پر قادِر ہے یہ آپکا بھی ایمان ہے اور میرا بھی۔ ہاں ہاں اُس نے ہر ایک کی روزی اپنے ذمّہٴ کرم پر لی ہوئی ہے جیسا کہ بارھویں پارے کی ابتدائی آیت میں ارشاد ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا **ترجَمۂ کنزالایمان:** اور زمین پر چلنے والا کوئی (جاندار) ایسا نہیں جس کا رِزق **اللہ** (عزوجل) کے ذمّۂ کرم پر نہ ہو۔

**پھر** سوچنے کی بات ہے کہ جب **اللہ** تعالیٰ نے روزی کا ذمّہ لے لیا ہے تو آخِر کیوں رِزق کے لئے بھاگ دوڑ کرتے ہیں؟ کیوں ایک شہر سے دوسرے شہر جاتے اور وطن سے بے وطن ہوتے اور ''راہِ مال'' میں آنے والی ہر تکلیف ہنسی خوشی برداشت کرتے ہیں، اس لئے کہ آپ کا ذِہن بنا ہوا ہے کہ میں کوشِش کرونگا تو روزی ملے گی، حَرَکت میں بَرَکت ہے۔

## اللہ عزوجل نے ہر ایک کی مغفرت کا ذمہ نہیں لیا مگر...

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر ایک جاندار کی روزی اپنے ذمّۂ کرم پر لے لی ہے مگر یاد رکھئے! ہر کسی مسلمان کے ایمان کی حِفاظت یا بے حساب مغفِرت کا ذِمّہ نہیں لیا مگر پھر بھی روزی ہی کی فکر لگی ہوئی ہے، ایمان کی

حفاظت اور بے حساب مغفِرت کی طلب کیلئے کسی قسم کی ہِل جُل نہیں شاید اس لئے کہ آج بہُت سے لوگوں کے دل سخت ہو چکے ہیں لہٰذا دنیا کی خاطِر سختیاں برداشت کر لیتے ہیں، دنیا کمانے کیلئے روزانہ آٹھ، دس، بلکہ بارہ گھنٹے تک کولھو کے بَیل کی طرح پھرنے کیلئے تیّار رہیں۔ ہائے صد کرڑور افسوس! ایمان کی حفاظت و بے حساب مغفرت کی طلب میں ماہانہ صرف تین دن کیلئے مدنی قافلے میں سفر کی بھی اگر درخواست کی جائے تو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا جاتا ہے کہ ہمارے پاس وَقت نہیں۔ معاذ اللہ گویا زبانِ حال سے کہا جارہا ہے۔

نفس و شیطان نے بدمست کیا بھائی ہے

ہم نہ سُدھرے ہیں، نہ سُدھریں گے، قسم کھائی ہے

## اللہ عزوجل بے نیاز ھے

یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ بِغیر سبب کے مَحض اپنی رَحمت سے جنّت میں داخل فرمانے پر قادِر ہے۔ مگر اُس کی بے نیازی سے ڈرنا ضَروری ہے، کہ کسی ایک گناہ پر

گرفت فرما کر جہنّم میں بھی جھونک سکتا ہے۔ ''**مُسنَد امام احمد بن حَنبل**'' میں **اللّٰہُ** رَبُّ العباد عَزَّوَجَلَّ کا مبارک ارشاد نقل کیا گیا ہے: ''یہ لوگ جنّت میں جائیں تب بھی مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنّم میں جائیں گے تب بھی مجھے اِس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔'' (مسندامام احمد بن حَنبل ج٦ ص٢٠٥ رقم١٧٦٧٦ دار الفکر بیروت) لہٰذا ہمیں جہنّم سے اپنے آپ کو بچانے اور جنّتُ الْفِردوس میں داخِلہ پانے کیلئے یہ ذِہن بنانا ہوگا کہ ''**میں سُدھرنا چاہتا ہوں**'' اور اس کیلئے اپنے اندر **خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی ہوگی۔ **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے ہم گناھوں سے بچیں گے اور نمازوں اور سنّتوں کی پابندی کریں گے، **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کریں گے، روزانہ رات ''**فکرِ مدینہ**'' کرتے ہوئے ''**مَدَنی اِنعامات**'' کا رسالہ پُر کریں گے اور پھر ہر ماہ اپنے یہاں کے ''ذِمّہ دار'' کو جمع کروائیں گے تو بفضلِ خدا بوسیلۂ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم **جہنّم** سے بچ کر داخلِ **جنّت** ہوں گے جو کہ

اَصل کامیابی ہے۔جیسا کہ پارہ 4 سورۂاٰلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں **اللّٰہُ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:۔

فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: جوآگ سے بچا کر جنّت میں داخِل کیا گیا وہ مُراد کو پہنچا۔

# سُدھرنے کیلئے توبہ کر لیجئے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بَہر حال، اُس کی رَحمت سے مایوس بھی نہ ہونا چاہئے اور اس کی بے نیازی سے غافِل بھی نہیں رَہنا چاہئے۔ اور **خود کو سُدھارنے** کیلئے ہر دم کوشِش جاری رکھنی چاہئے۔ میں امّید کرتا ہوں کہ ہم میں سے ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ **میں سدھرنا چاہتا ہوں**،تو جو واقِعی سُدھرنا چاہتے ہیں وہ اپنے سابِقہ گناہوں سے سچّی پکّی توبہ کرلیں۔بے شک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ توبہ قَبول کرنے والا ہے۔ترغیب کیلئے توبہ کے فضائل پر مبنی **تین احادیثِ مبارکہ** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں:۔

**فرمانِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: {۱} ''بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَل اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔'' (صَحِیحُ البُخارِیّ، ج۲ ص ۱۹۹ حدیث ۲۶۶۱ دارالکتب العلمیة بیروت) {۲} **حدیثِ قُدسی** میں ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے میرے بندو! تم سب گنہگار ہو سوائے اس کے جسے میں سلامتی عطا کروں تو تم میں سے جو یہ جان لے کہ میں بخشنے پر قادر ہوں پھر اس نے مجھ سے معافی مانگی تو میں اسے بخش دوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔'' (مِشکٰوةُ المَصَابِیح ،ج۲ ص ۴۳۹ حدیث ۲۳۵۰ دارالکتب العلمیة بیروت) {۳} **فرمانِ مصطفٰے** ہے: جو اس طرح دعا کرے: اَللّٰھُمَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ عَمِلْتُ سُوْءً ا اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ. یعنی ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، میں نے بُرے اعمال کئے اور اپنے نفس پر ظلم کیا، مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں اگرچہ وہ چیونٹیوں کی تعداد کے

برابر ہوں۔" (کنز العُمّال ج۲ ص۲۸۷ رقم ۵۰۴۹ دارالکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى علٰى محمَّد

# اچّھی نیّتیں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ** تبارَک وَ تعالیٰ آپ سب کی توبہ قَبول فرمائے، آپ سب کا ایمان سلامت رکھے، آپ کو بار بار حج نصیب فرمائے، بار بار گنبدِ خضرا دکھائے، مُخلِص **عاشقِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم بنائے اور یہ تمام دُعائیں مجھ پاپی و بدکار، **گنہگاروں کے سردار** کے حق میں بھی قَبول فرمائے۔ ہمّت کیجئے اور آج سے طے کر لیجئے: **"میں سُدھرنا چاہتا ہوں"** لہٰذا اب میری کوئی نَماز قضا نہیں ہوگی............اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، رَمَضانُ المبارَک کا کوئی **روزہ** قضاء نہیں ہوگا............اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، **فلمیں ڈِرامے** نہیں دیکھوں گا............اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، **گانے باجے** نہیں سُنوں گا............ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، **داڑھی** نہیں مُنڈاؤں گا............اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، داڑھی کو **ایک مُٹّھی** سے نہیں گھٹاؤں گا............اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، **دعوتِ**

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

**اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں ہر ماہ تین دن سفر کیا کروں گا......اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے ہر ماہ **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کروں گا اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ تک اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروادیا کروں گا..........اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

الٰہی رَحم فرما میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب
نبی کا تجھ کو صَدقہ میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں ۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، محبوبِ ربِّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح ،ج ۱ ص۵۵، حدیث ۱۷۵ ، دارالکتب العلمیة بیروت )

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# ''اِثمِد'' کے چار حُرُوف کی نسبت سے
# سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ سُنَنِ ابن ماجہ کی روایت میں ہے ''تمام سُرموں میں بہتر سرمہ ''اِثمِد'' (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔'' (سُنَن ابن ماجہ، ج۴ص ۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷) ﴿۲﴾ پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں (فتاوٰی عالمگیری ج۵،ص۳۵۹) ﴿۳﴾ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے (مراٰۃ المناجیح ،ج۶،ص۱۸۰) ﴿۴﴾ سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں

(الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔(انظر: شُعَبُ الْاِیمان ،ج۵ص۲۱۸۔۲۱۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اِس طرح کرنے سے اِن شاءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے ،لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر بائیں آنکھ میں ۔**سُرمے کی سنّتوں کے بارے میں** تفصیلی معلومات حاصِل کرنے اور دیگر سینکڑوں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 120 صَفَحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مدنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

## ﴿۷۸۶﴾ فہرس ﴿۹۲﴾

## سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے "مَدَنی انعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

### مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net